بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

# غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ احزاب کے حوالے سے گذشتہ خطبے میں ذکر ہو رہا تھا کہ کس طرح خیبر کے یہودیوں کی عہد شکنی اور بغض کی وجہ سے کفار کا ایک لشکر تیار ہوا تا کہ مسلمانوں پر حملہ کر کے اُنہیں ختم کیا جا سکے۔ اس کی مزید تفصیل تاریخ سے یوں ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سُلَیط اور سفیان بن عوف اسلمی کو لشکروں کی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ یہ دونوں گئے تو دشمن کی ان پر نظر پڑ گئی اور یہ دونوں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ جب خندق کھودنے کا فیصلہ ہو گیا تب رسول اللہ ﷺ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپؐ کے ساتھ کئی مہاجرین و انصار بھی تھے۔ آپؐ نے لشکر کے پڑاؤ کے لیے جگہ تلاش کی اور مسلمانوں نے بنو قریظہ سے کھدائی کے بہت سے آلات کدالیں، بڑے کلہاڑے اور بیلچے وغیرہ مستعار لیے اور رسول اللہ ﷺ نے خندق کی ہر جانب کی کھدائی ایک قوم کے سپرد کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی اپنی پیٹھ پر اُٹھائی یہاں تک کہ آپؐ کی پشت اور پیٹ غبار آلود ہو جاتے۔ جو مسلمان اپنے حصے سے فارغ ہو جاتے وہ دوسرے کی مدد کے لیے پہنچ جاتے یہاں تک کہ خندق مکمل ہو گئی۔ خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جب ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی بیان فرمائی ہے۔ کہتے ہیں کہ اتنے بڑے لشکر کی نقل و حرکت کا مخفی رکھنا کفار کے لیے مشکل تھا اور پھر آنحضرت ﷺ کا جاسوسی کا انتظام بھی نہایت پختہ تھا۔ ابھی قریش کا لشکر

مکہ سے نکلا ہی تھا کہ آپؐ کو ان کی خبر پہنچ گئی جس پر آپؐ نے صحابہ سے مشورہ فرمایا۔ اس مشورہ میں ایران کے ایک مخلص صحابی سلمان فارسیؓ بھی شریک تھے جو عجمی طریق جنگ سے واقف تھے انہوں نے یہ مشورہ پیش کیا کہ مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے ایک لمبی اور گہری خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا جاوے۔ آپؐ نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔ مدینے کا شہر تین طرف سے ایک حد تک محفوظ تھا اور صرف شامی طرف ایسی تھی جہاں دشمن ہجوم کر کے مدینہ پر حملہ آور ہو سکتا تھا اس لیے آنحضرت ﷺ نے اس غیر محفوظ طرف میں خندق کے کھودے جانے کا حکم دیا اور آپؐ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر تقسیم کار کے اصول کے ماتحت خندق کو دس دس ہاتھ یعنی پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہر ٹکڑا دس دس صحابیوں کے سپرد فرمایا۔ ان پارٹیوں کی تقسیم میں یہ خوشگوار اختلاف رونما ہوا کہ سلمان فارسیؓ کس گروہ میں شامل ہوں آیا وہ مہاجر سمجھے جائیں یا باوجود اس کے کہ وہ اسلام کی آمد سے پہلے ہی مدینہ میں آئے ہوئے تھے انصار میں شامل ہوں۔ آخر یہ اختلاف آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش ہوا اور آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سلمانؓ دونوں میں سے نہیں ہیں بلکہ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ میرے اہل بیت میں شمار کیے جائیں۔ اُس وقت سے سلمانؓ کو یہ شرف حاصل ہو گیا کہ وہ گویا آنحضرت ﷺ کے گھر کے آدمی سمجھے جانے لگے۔

خندق کی تجویز پختہ ہونے کے بعد صحابہؓ کی جماعت مزدوروں کے لباس میں ملبوس ہو کر میدان کارزار میں نکل آئی۔ کھدائی کا کام آسان نہیں تھا اور پھر موسم بھی سردی کا تھا جس کی وجہ سے ان ایام میں صحابہؓ نے سخت تکالیف اُٹھائیں اور چونکہ دوسرے کاروبار بالکل بند ہو گئے تھے اس لیے ان دنوں میں بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبت بھی برداشت کرنی پڑی۔ صحابہؓ کے پاس نوکر اور غلام بھی نہ تھے اس لیے سب صحابہ کو خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا پڑتا تھا۔ آنحضرت ﷺ بھی بیشتر حصہ اپنے وقت کا خندق کے پاس گزارتے تھے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی کی ڈھلائی کا کام کرتے تھے اور اُن کی طبیعتوں میں شگفتگی قائم رکھنے کے لیے بعض اوقات آپؐ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے تھے اور صحابہؓ بھی بعض اوقات شعر میں جواب دیا کرتے تھے۔ خندق کی کھدائی میں آپؐ کی شرکت اور آپؐ کی دعاؤں کی برکت سے صحابہؓ اپنے غم اور محنت کی کلفت کو بھول ہی جاتے تھے۔ جہاں ایک طرف پاکیزہ شعر خوانی ہوتی تو دوسری طرف ہلکا پھلکا مذاق بھی جاری رہتا۔ صحابہؓ کی مسلسل شبانہ روز محنت اور حضور ﷺ کی دعاؤں کی برکت سے خندق مکمل ہو گئی۔ اس کے مکمل ہونے کی مدت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ پندرہ دن اور ایک مہینہ کی روایت پر زیادہ اتفاق کیا جاتا ہے۔ خندق کی لمبائی تقریباً چھ ہزار گز یا کوئی ساڑھے تین میل تھی۔ چوڑائی تیرہ

چودہ فٹ اور گہرائی دس گیارہ فٹ بنتی ہے۔ یہ خندق صدیوں تک موجود رہی۔ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات بھی خطرے کی اس گھڑی میں مردانہ وار نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔ کبھی تو حضرت عائشہؓ، کبھی حضرت ام سلمہؓ یا حضرت زینبؓ چند دن آپؐ کے ساتھ رہتیں۔

کھدائی کے دوران چٹان نہ ٹوٹنے والا واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کچھ پانی منگوایا اور اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا پھر آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور یہ پانی اُس پتھریلی زمین پر چھڑک دیا جس سے وہ زمین ملائم ہو کر ریت کی طرح ہو گئی۔ ایک اور موقع پر ذکر ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک چٹان ٹوٹ نہیں رہی تھی تو آنحضرت ﷺ نے اُن سے کدال لے کر ضرب لگائی اور تین بشارتیں بھی سُنائیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ تنگی اور شدت کی حالت میں خندق کھودتے کھودتے ایک جگہ سے ایک پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا۔ آخر تنگ آکر صحابہؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک پتھر ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ آپؐ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیتے ہوئے اس پتھر پر ماری۔ لوہے کے لگنے سے پتھر میں سے ایک شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور کے ساتھ اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ مجھے مملکت شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! اس وقت شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس ضرب سے وہ پتھر کسی قدر شکستہ ہو گیا۔ دوسری دفعہ آپؐ نے پھر اللہ کا نام لے کر کدال چلائی اور پھر ایک شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا اس دفعہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آرہے ہیں۔ اس دفعہ پتھر کسی قدر زیادہ شکستہ ہو گیا۔ تیسری دفعہ آپؐ نے پھر کدال ماری جس کے نتیجے میں پھر ایک شعلہ نکلا اور آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم صنعاء کے دروازے مجھے اس وقت دکھائے جا رہے ہیں۔ اس دفعہ وہ پتھر بالکل شکستہ ہو کر اپنی جگہ سے گر گیا۔ آنحضرت ﷺ کے یہ نظارے عالم کشف سے تعلق رکھتے تھے۔ گویا اس تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مسلمانوں کی آئندہ فتوحات اور فراخیوں کے مناظر دکھا کر صحابہؓ میں امید و شگفتگی کی روح پیدا فرمائی۔ منافقین مدینہ نے ان وعدوں کو سن کر مسلمانوں پر پھبتیاں اُڑائیں کہ گھر سے باہر قدم رکھنے کی طاقت نہیں اور قیصر و کسریٰ کی مملکتوں کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ مگر خدا کے یہ وعدے اپنے اپنے وقت پر یعنی کچھ تو آنحضرت ﷺ کے آخری ایام میں اور زیادہ تر آپؐ کے خلفاء کے زمانے میں پورے ہو کر مسلمانوں کے ازدیاد ایمان و امتنان کا باعث ہوئے۔

کھانے کا معجزہ بھی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا ہے کہ اس موقع پر ایک

مخلص صحابی جابر بن عبد اللہؓ نے آپؐ کے چہرہ پر بھوک کی وجہ سے کمزوری اور نقاہت کے آثار دیکھ کر آپؐ سے اپنے گھر جانے کی اجازت لی اور گھر آکر اپنی بیوی سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اُس نے کہا ہاں کچھ جَو کا آٹا ہے اور ایک بکری ہے۔ حضرت جابرؓ نے بکری کو ذبح کیا اور آٹے کو گوندھا اور اپنی بیوی سے کہا کہ تم کھانا تیار کرو میں رسول اللہؐ کی خدمت میں جا کر عرض کرتا ہوں کہ تشریف لے آئیں۔ آپؓ کی بیوی نے کہا دیکھنا مجھے ذلیل نہ کرنا کھانا تھوڑا ہے رسول اللہؐ کے ساتھ زیادہ لوگ نہ آئیں۔ حضرت جابرؓ نے آہستگی کے ساتھ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کھانا کتنا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس اس قدر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بہت ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ارد گرد نگاہ ڈال کر بلند آواز سے فرمایا: اے انصار و مہاجرین کی جماعت! چلو جابر نے ہماری دعوت کی ہے۔ اس آواز پر کوئی ایک ہزار فاقہ مست صحابی آپؐ کے ساتھ ہو لیے۔ آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا کہ تم جلدی جاؤ اور اپنی بیوی سے کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا کو چولہے پر سے نہ اُتارے اور نہ ہی روٹیاں پکانا شروع کرے۔ جابرؓ نے جلدی سے جا کر اپنی بیوی کو اطلاع دی اور وہ بیچاری سخت گھبرائی کہ اب کیا ہو گا۔ مگر آنحضرت ﷺ نے وہاں پہنچتے ہی بڑے اطمینان کے ساتھ ہنڈیا اور آٹے کے برتن پر دعا فرمائی اور پھر فرمایا اب روٹیاں پکانا شروع کر دو۔ اس کے بعد آپؐ نے کھانا تقسیم کرنا شروع فرما دیا۔ جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی کھانے سے سب لوگ سیر ہو کر اُٹھ گئے اور ابھی ہماری ہنڈیا اُسی طرح اُبل رہی تھی اور آٹا اُسی طرح پک رہا تھا۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا: جنگ احزاب کے حوالے سے باقی باتیں انشاءاللہ آئندہ بیان کروں گا۔ دعاؤں کی طرف میں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اس طرف بہت توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ ہر جگہ ہر ملک میں رہنے والے احمدی کو بنگلہ دیش، پاکستان، دوسری جگہوں پر ہر شر سے ہر احمدی کو بچائے اور دنیا جس آگ میں پڑ رہی ہے اور بڑی تیزی سے اس میں جانے کی کوشش کر رہی ہے اس سے بھی دنیا کو بچائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اگر ابھی بھی یہ لوگ اصلاح کی طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو مصیبتوں سے نکال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے ان کو عقل اور سمجھ آجائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔